روزنامہ الفضل قادیان دارالامان
THE DAILY ALFAZL, QADIAN.
یوم سہ شنبہ
جلد ۲۸ | ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ | ۶ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش | ۶ فروری ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۸
ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ایڈیٹر غلام نبی — تار کا پتہ الفضل قادیان — قیمت فی پرچہ ایک آنہ



# مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ہش۔ کراچی سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۲۔ تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے:۔

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دُعا کی جائے:۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اب بخار سے آرام ہے۔ مگر زکام کی تکلیف باقی ہے:۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ اپنی والدہ صاحبہ کی بیماری کی وجہ سے چند روز کی رخصت پر اپنے وطن جوڑہ۔ تحصیل قصور تشریف لے گئے۔ اور جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ تجویز ہوئے:۔

افسوس ! میاں بابو صاحب ساکنہ احمد آباد متصل قادیان بعمر ساٹھ سال بعارضہ نمونیا وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آج صبح حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعۂ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کریں:۔

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## اگر فضل نہ ہوتا۔ تو نجات نہ ہوتی

"حدیث میں آیا ہے۔ کہ اگر فضل نہ ہوتا۔ تو نجات نہ ہوتی۔ ایسا ہی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے آپ سے سوال کیا۔ کہ یا حضرت کیا آپ کا بھی یہی حال ہے۔ آپ نے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا۔ ہاں۔ نادان اور احمق عیسائیوں نے اپنی نافہمی اور ناواقفی کی وجہ سے اعتراض کئے ہیں۔ لیکن وہ نہیں سمجھتے۔ کہ یہ آپ کی کمال عبودیت کا اظہار تھا۔ جو خدا تعالےٰ کی ربوبیت کو جذب کر رہا تھا۔ ہم نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے اور متعدد مرتبہ آزمایا ہے۔ بلکہ ہمیشہ دیکھتے ہیں۔ کہ جب انکسار اور تذلل کی حالت انتہا کو پہنچتی ہے اور ہماری رُوح اس عبودیت اور فروتنی میں بہہ نکلتی ہے اور آستانۂ حضرت واہب العطایا پر پہنچ جاتی ہے تو ایک روشنی اور نُور اُوپر سے اُترتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک نالی کے ذریعہ سے مصفا پانی دوسری نالی میں پہنچتا ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت جس قدر بعض مقامات پر فروتنی اور انکساری میں کمال پر پہنچی ہوئی نظر آتی ہے۔ وہاں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسی قدر آپ رُوح القدس کی تائید اور روشنی سے مؤید اور منور تھے جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عملی اور فعلی حالت سے دکھایا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کے انوار و برکات کا دائرہ اس قدر وسیع ہے۔ کہ ابدالآباد تک اس کا نمونہ اور ظل نظر آتا ہے!" (الحکم جلد ۵۔ نمبر ۲۸)

## کاسر الصلیب کا نزُول

"احادیث میں مسیح موعود کا نام خدا تعالےٰ نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت کاسر الصلیب رکھا ہے کیونکہ یہ سچی بات ہے۔ کہ ہر ایک مجدد فتن موجودہ کی اصلاح کے لئے آتا ہے۔ اب اس وقت خدا کے لئے سوچو تو کیا معلوم نہ ہوگا۔ کہ صلیبی نجات کی تائید میں قلم اور زبان سے وہ کام لیا گیا ہے۔ کہ اگر صفحات عالم کو ٹٹولا جائے۔ تو باطل پرستی کی تائید میں یہ سرگرمی اور زمانہ میں ثابت نہ ہوگی۔ اور جبکہ صلیبی فتنہ کے حامیوں کی تحریریں اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچ چکی ہیں اور توحید حقیقی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عفت۔ عزت اور حقانیت اور کتاب اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر ظلم اور زور کی راہ سے حملے کئے گئے ہیں۔ تو کیا خدا تعالےٰ کی غیرت کا تقاضا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اس کاسر الصلیب کو نازل کرے؟ کیا خدا تعالےٰ اپنے وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ کو بھول گیا یقیناً یاد رکھو۔ کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے دُنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں چاہو تو قبول کرو۔ چاہو تو رد کرو۔ مگر تمہارے رد کرنے سے کچھ نہیں ہوگا خدا تعالےٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے۔ وہ ہو کر رہے گا۔" (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۸)

# "الفضل" سے بچھڑے ہوئے دوستوں کی خدمت میں

## ضروری گذارش



برادران! آپ اس وقت کسی وجہ سے "الفضل" کے خریدار نہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ روزانہ سلسلہ کے حالات سے کماحقہ آگاہ نہیں رہ سکتے اور یہ ایک ایسا امر ہے۔ جو ایک احمدی کے لئے ہرگز قابل برداشت نہیں ہو سکتا۔ یہ پرچہ آپ کی خدمت میں ہدیۃً پیش کرتا ہوا گذارش کرتا ہوں۔ کہ آپ الفضل کی خریداری کو قبول فرمائیں

### کیونکہ

(۱) الفضل سلسلہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات۔ ملفوظات اور تقاریر خود مرتب کر کے آپ کی خدمت میں جلد سے جلد پہنچاتا ہے۔

(۲) حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خیروعافیت اور حالات۔ بزرگان سلسلہ وعلماء ومبلغین کے متعلق اطلاعات اہم مرکزی واقعات اور سلسلہ کے اہم کاموں اور ضرورتوں سے آپ کو باخبر رکھتا ہے۔

(۳) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مجاہدین کی تبلیغی رپورٹیں جماعت تک پہنچا کر بیداری اور قوت عمل پیدا کرتا ہے۔

(۴) بزرگان جماعت کے مذہبی۔ اخلاقی اور تربیتی مضامین۔ سلسلہ کے خلاف مخالفین کی غلط بیانیوں کی تردید۔ اسلام اور احمدیت پر اعتراضات کے جواب شائع کرتا ہے۔

(۵) ہندوستان اور غیر ممالک کے اہم سیاسی۔ اقتصادی اور معاشرتی حالات اور واقعات کا مرقع پیش کرتا ہے

(۶) کاغذ اور دیگر سامان پریس کی سخت گرانی کے باوجود آپ سے کسی زائد مالی قربانی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ پھر بھی اگر آپ ان مشکلات میں الفضل کی خریداری منظور نہ کریں۔ تو کس قدر افسوس کی بات ہے۔

ہر احمدی کی نہ صرف دینی و ملی غیرت کا تقاضا ہے۔ کہ الفضل اپنے نام جاری کرائے۔ بلکہ احمدیہ پریس کی ترقی اور مضبوطی بھی اس کی مقتضی ہے۔ کہ آپ اسے نہ صرف خود پڑھیں۔ بلکہ اس کی توسیع اشاعت میں بھی کوشاں ہوں۔

پس آپ کا فرض ہے۔ کہ ضرور "الفضل" کی خریداری قبول فرمائیں روزانہ "الفضل" کی قیمت باوجود گرانی کاغذ کے پندرہ روپیہ سالانہ ہے اور "الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ آپ کو قیمت کی ادائیگی میں بھی ہم ہر ممکن سہولت دینے کے لئے تیار ہیں چنانچہ جو دوست یکمشت قیمت ادا نہ کر سکتے ہوں۔ وہ قسط وار رقم ارسال فرمائیں گرانی کے ہاتھوں مجبور ہو کر بڑے بڑے مالدار اخبارات نے اپنے صفحات میں بہت کمی کر دی ہے۔ سائز گھٹا دیئے ہیں۔ اور کاغذ بہت ادنیٰ لگا رہے ہیں۔ حالانکہ انہیں ہر قسم کے اشتہارات کے علاوہ اور بھی کئی ذرائع سے خاص آمدنی ہوتی ہے۔ الفضل کے لئے ان اخبارات کی نسبت مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ احباب نے اگر فوری توجہ نہ کی تو "الفضل" کا روزانہ جاری رہنا ممکن نہ ہوگا۔ پس احباب فوری توجہ فرمائیں۔

آپ کی طرف سے عملی جواب کا منتظر

خاکسار۔ مینجر الفضل قادیان

## لکھنوی خربوزے کس طرح بوئے جائیں

لکھنو سفیدہ خربوزوں کے لئے بھی خاص طور پر مشہور ہے۔ یہاں کا خربوزہ بڑا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ایک چھوٹا سا خوبصورت پھل ہوتا ہے۔ اوپر سے چتلا اور زرد ہوتا ہے لیکن اندر سے سفید نکلتا ہے۔ اور نہایت شیریں اور شاداب ہوتا ہے۔ بعض ناواقف لوگ جو یہاں کے خربوزوں سے پورے واقف نہیں ہوتے بڑے پھل پسند کرتے ہیں۔ اور اگر ان کو چھوٹے چھوٹے پھل دیئے جائیں تو وہ ان کو ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ لکھنو کے خربوزوں میں زیادہ تر چھوٹے خربوزے ہی اچھے نکلتے ہیں۔ غرضیکہ لکھنوی خربوزہ ایسی اعلےٰ خصوصیات کی بناء پر خاص وقعت رکھتا ہے۔ اور ضرورت ہے کہ دیگر صوبوں کے زمیندار بھائی یہاں کے خربوزوں کی کاشت کر کے فائدہ اٹھائیں۔ چونکہ حال ہی میں میرے ایک پنجابی دوست نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں یہاں کے خربوزوں کے بیج روانہ کروں (اور وہ میں نے روانہ کر دیئے ہیں) لہٰذا مجھے خیال ہوا کہ شاید کسی اور دوست کو بھی یہاں کے خربوزوں کے بیجوں کی ضرورت ہو۔ اس لئے میں اطلاع دیتا ہوں کہ اگر کسی اور بھائی کو یہاں کے مشہور خربوزوں کے بیجوں کی ضرورت ہو تو میں ان کو یہاں سے روانہ کر سکتا ہوں۔ چونکہ ان خربوزوں کی کاشت کے لئے خاص طریقے بھی ہیں اس لئے میں ان کو اس وقت یہاں پر مختصراً لکھے دیتا ہوں تاکہ اگر کوئی دوست یہاں سے بیج منگائیں۔ تو ان کی کاشت کے وقت مفصلہ ذیل طریقوں کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔ واضح رہے کہ میں بیجوں کی تجارت نہیں کرتا ہوں اور نہ تجارتی نقطہ نگاہ سے یہ مضمون لکھ رہا ہوں بلکہ صرف اس لئے یہ مضمون لکھتا ہوں۔ کہ میرے زمیندار بھائی اس سے فوائد حاصل کریں۔

خربوزے کی کاشت کے لئے کھیت ایسا ہو جس میں سال بھر تک کسی قسم کی کاشت نہ ہوئی ہو۔ اور بہتر درخ برسات سے لے کر ماگھ کے آخر تک اس کھیت کو کم از کم ۲۵ مرتبہ جوتا گیا ہو اور اس میں گوبر کی اچھی کھاد ڈالی جائے۔ بیج آدھے ماگھ سے لے کر آدھے پھاگن تک ضرور بو دینا چاہیئے۔ پختہ ایک بیگہ میں ½۲ سیر پختہ تخم بونا چاہیئے اور بوتے وقت دو ہل چلانا چاہیئے۔ ایک کونڑ میں تخم بویا جائے دوسرا خالی رہے گا۔ ایسا کرنے سے پودا نزدیک نزدیک نہ رہے گا اور بعد تخم ریزی کے دوسرا دن کھیت میں دینا لازمی ہے۔

تخم چار روز تک ایک صاف برتن میں بھیگا رہے۔ بعد چار یوم کے اس کو ہاتھ سے آہستہ آہستہ مل دیا جائے تاکہ فضلہ جو بیج میں شامل ہے الگ ہو جائے اور پھر چھلنی میں چھان لیا جائے۔ مگر اور پانی نہ ملایا جائے جس پانی میں پہلے بھگویا جائے۔ وہ پانی صاف اور کنوئیں کا ہونا چاہیئے۔ جب تخم چھلنی میں چھان کر صاف ہو جائے۔ تب اس کو کنڈے کی راکھ میں جو زیادہ ہو ہاتھ سے آہستہ آہستہ ملنا چاہیئے پھر مع راکھ اور تخم کھیت میں جیسا کہ اوپر تحریر ہے۔ بو دینا چاہیئے۔ اور جب پودا اُگ آئے تو کھیت کی کیاریوں میں مٹی کی پپڑی بن جاتی ہے جسے کھرپی سے پھوڑ دینا چاہیئے تاکہ زمین نرم ہو جائے اور وقتاً فوقتاً جو آبپاشی ہوتی ہے وہ اس طرح کی جائے کہ خربوزے کا کھیت خشک نہ ہونے پائے اور آبپاشی برابر ہوتی رہے۔

مگر واضح رہے۔ کہ آبپاشی کے لئے پانی کنوئیں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ایسا کرنے سے پھل خربوزہ کا خوبصورت اور میٹھا ہوتا ہے اگر آبپاشی نہر یا تالاب سے ہوگی۔ تو پھل میں زیادہ مٹھاس نہ ہوگی۔ جیسا کہ کنوئیں کے پانی سے ہو سکتی ہے۔

خاکسار:۔ محمد عثمان لکھنو

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہٖ المسیح الموعود

# یوم تبلیغ اور ہمارا فرض

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ غیر مسلموں کے لئے تین ماہ امان ۱۳۱۹ ہش مطابق ۳۔ مارچ یوم تبلیغ مقرر ہوا ہے۔ ویسے تو ہمارا ہر یوم تبلیغ پہلے سے زیادہ کامیابی اور سرگرمی کا نمونہ ہونا چاہئے۔ مگر اسدفعہ ہمارے ملک کی بڑھتی ہوئی روحانی اور سیاسی پریشانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کثیر تعداد میں نہایت سستا اور مناسب حال لٹریچر و تبلیغی اشتہارات شائع کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس لئے اس یوم تبلیغ پر ایک خصوصیت یہ ہونی چاہئے۔ کہ کثیر سے کثیر تعداد میں پیغام حق کی اشاعت کی جائے۔ اور کوشش یہ ہو کہ کسی جماعت کے بھی غیر مسلم ہمسائے دعوت حق سے محروم نہ رہیں۔ اس لئے احمدی دوستوں اور جماعتوں کو چاہئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تبلیغی لٹریچر اور اشتہارات منگاکر تقسیم کریں۔ مگر فروری ہے۔ کہ ۱۵ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۵۔ فروری تک پیشگی قیمت یا آرڈر آجانے چاہئیں۔ خاکسار ناظر دعوۃ و تبلیغ

## فہرست لٹریچر و اشتہارات تبلیغی

(۱) پیغام صلح انگریزی قیمت فی کاپی ۱ر (۲) پیغام صلح گورمکھی قیمت فی کاپی ۱ر
(۳) رسالہ ست پرورتن ہندی (یعنی تبدیلئے عقائد) یہ قابل قدر رسالہ مکرم پروفیسر عبداللہ بن سلام صاحب سابق پروفیسر آر۔ ڈی شاستری ودیا چارنو اصاحب۔ افسر شعبہ سنسکرت لٹریچر و انڈین کلچر و فلاسفی وغیرہ کاشی ودیا پیٹھ یونیورسٹی بنارس نے تحریر کیا ہے۔ جس میں نہایت عالمانہ رنگ میں اپنے تاثرات اور اسلام کی فوقیت کا اظہار کیا گیا ہے یہ نسخہ ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے بہت کارآمد ہے۔ قیمت فی کاپی ۱ر
(۴) ہمارا رسول گورمکھی فی کاپی ۱ر (۵) امن عالم کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اردو ۰ر (۶) امن عالم کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہندی ۰ر
(۷) " " " " " " گورمکھی ۰ر
(۸) اسلام اور سکھ گرنتھ گورمکھی ۱ر اردو ۰ر

## تبلیغی اشتہارات

(۱) وہی ہمارا کرشن اردو ۶ر سینکڑہ (۲) وہی ہمارا کرشن ہندی ۶ر سینکڑہ
(۳) " " " گورمکھی ۶ر " (۴) پریم سینہا گورمکھی یہ ٹریکٹ خصوصیت سے سکھ دوستوں کے لئے کثرت سے چھپوایا ہے۔ اس کی بہت اشاعت کی جائے ۵ر سینکڑہ
(۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے سکھ کتب اردو ۱۲ر سینکڑہ
(۶) " " " " گورمکھی ۱۲ر
(۷) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے بائیبل ۶ر سینکڑہ
(۸) ابطال الوہیت ۶ر سینکڑہ (۹) کرشن اوتار ہندی ۶ر سینکڑہ (۱۰) کرشن اوتار اردو ۶ر سینکڑہ (۱۱) ہندوؤں کے لئے مختلف ٹریکٹ ۶ر سینکڑہ
خاکسار مہتمم نشر و اشاعت صیغہ دعوۃ و تبلیغ

## حقہ اور سگرٹ استعمال کرنے والوں سے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور فتاویٰ کی رو سے حقہ نوشی اور سگرٹ کا استعمال کرنا لغو افعال میں داخل ہے۔ اور قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون (پ۱۸) کہ مومن لغویات سے اعراض کرتے ہیں پس وہ احباب جو حقہ اور سگرٹ استعمال کرتے ہوں۔ وہ توجہ فرماویں۔ اور ہر قسم کے رزائل سے پاک ہو کر سچے اور کامل مومنین میں شامل ہوں۔ جماعتوں کے عہدیداران حقہ اور سگرٹ نوشی کے انسداد پر خاص زور دیں۔ اور ماہواری رپورٹ میں اس کا ذکر کریں۔ ناظر تعلیم و تربیت۔

# آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت سندھی زبان میں

بابو عطاء اللہ صاحب پوسٹل کلرک میرپور خاص سندھ نے وصیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ سندھی میں شائع کر دیا ہے۔ قیمت مع محصولڈاک ۵ر سینکڑہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے جو دوست تقسیم کے لئے منگوانا چاہئیں وہ صاحب موصوف سے منگوالیں۔



# استانی کی ضرورت

ریاست بہاولپور میں ایک معزز احمدی دوست کو ایک قابل اور ادھیڑ عمر استانی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ پندرہ روپے ماہوار ہوگی۔ خواہشمند خواتین درخواستیں جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوادیں۔ ناظر امور خارجہ

# ضرورت رشتہ

الف۔ اے تک تعلیم یافتہ۔ پابند دین۔ زمیندار خاندان کی لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ رشتہ ایسا ہونا چاہئے۔ جو برسر روزگار ہو۔ عمر پچیس سال کے قریب ہو۔ راعیں احمدی کو ترجیح دی جائے گی۔ ش۔ معرفت روزنامہ الفضل قادیان

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ
# پچاس ۵۰ روپیہ کی ستر کتابیں صرف پچیس روپیہ میں

احباب کرام کے سامنے ایک نہایت مبارک اور مفید تجویز پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر احمدی گھرانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام نیز بزرگان سلسلہ کی کتب کی ایک مستقل لائبریری قائم کی جائے۔ روحانیت کا یہ خزانہ نسلاً بعد نسلٍ کام آتا رہیگا اور آنے والی نسلوں کے دلوں میں تعلیم احمدیت کو تر و تازہ رکھنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوگا۔ اور احباب کرام ان کتب کے مطالعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو بھی پورا کر سکیں گے۔

**حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش** } فرمایا۔ "ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہئے۔ کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت درجہ خطرہ میں پڑ گئی ہو۔ بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جاویں اور ہر متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آدیں۔" نیز فرمایا "جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔"

**حضرت خلیفہ اولؓ کی خواہش** } فرمایا۔ "حضرت پیر و مرشد! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں۔ کہ میرا سارا مال اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جاوے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔"

**حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمان** } فرمایا۔ "جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں۔ کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں جب تک کہ سلسلہ سے کما حقہٗ واقفیت نہ پیدا ہو۔"

امید ہے کہ ان اقتباسات کو پڑھ کر اس مبارک تجویز پر عمل کرنے سے کوئی دوست کوتاہی نہیں کرے گا۔ مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**لنڈن** ۳ فروری محکمہ پرواز کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آج صبح جرمن طیاروں نے برطانیہ کے شمالی مشرقی ساحل پر پہنچ کر جہازوں پر حملہ کر دیا۔ رائل ایئرفورس کے طیارے بھی پرواز کرنے لگے۔ ایک جرمن طیارہ گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ اور سمندر میں گر پڑا۔ ایک اور یارک شائر میں ایک جھونپڑی پر گر پڑا۔ اور اسے آگ لگ گئی۔ ایک تیسرے طیارہ کو بھی سخت نقصان پہنچا۔

**جنیوا** ۳ فروری۔ آج جرمنی سے ایسے زوردار دھماکے کی آواز سنی گئی کہ دور دور تک زمین ہل گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سیگفرڈ لائن کے پیچھے کوئی بارود کا ذخیرہ خود جرمنوں نے اڑا دیا ہے۔ تفاصیل کا علم نہیں ہو سکا۔

**پیرس** ۳ فروری۔ جرمن سوشل ڈیموکریٹ پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ نازی پولینڈ اور چیکوسلواکیہ میں جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ سخت قابل مذمت ہے۔ جرمن عوام سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ موجودہ حکومت کا تختہ الٹ دیں۔ کیونکہ یہ ملک کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہے۔

**دہلی** ۳ فروری۔ معلوم ہؤا ہے کہ سر سکندر حیات خان اور بعض دیگر مسلم رہنماؤں نے آج گاندھی جی سے ٹیلیفون پر گفتگو کی۔ جس کی بناء پر گاندھی جی فوراً دہلی آ رہے ہیں اور وائسرائے سے ملاقات سے قبل مسلم رہنماؤں سے ملیں گے۔

**دہلی** ۳ فروری۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے ایک قرارداد پاس کی ہے کہ مسٹر فضل الحق۔ سر سکندر حیات خان۔ چودھری خلیق الزمان اور سر ناظم الدین ہوم ممبر بنگال پر مشتمل ایک وفد جلد از جلد انگلستان جائے۔ اور وہاں کی پبلک حکومت اور پارلیمنٹ کے سامنے مسلمانان ہندوستان کے مطالبات پیش کرے

آج مسٹر فضل الحق اور سر سکندر حیات خان نے وائسرائے ہند سے ملاقات کی

**ناگپور** ۳ فروری۔ گاندھی جی دہلی جاتے ہوئے آج یہاں سے گذرے اور ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ کانگرس کے آئندہ صدر مولانا آزاد ہونے چاہئیں۔ ان سے بہتر آدمی نہیں مل سکتا۔ مجھے امید ہے کہ انہیں متفقہ طور پر منتخب کیا جائے گا۔ آپ نے کہا میں نہیں کہہ سکتا کہ دہلی میں وائسرائے سے ملاقات کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اسی طرح یہ بھی پتہ نہیں۔ کہ مسٹر جناح سے ملاقات ہوگی یا نہیں

**لاہور** ۳ فروری۔ پنجاب اسمبلی کے عام انتخابات ۴۲ء کے ماہ فروری میں ہونگے۔ اس کے لئے ووٹروں کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ لیکن اگر جنگ جاری رہی تو ممکن ہے۔ اس اسمبلی کی میعاد میں توسیع کر دی جائے۔

**لنڈن** ۳ فروری۔ گذشتہ ہفتہ دشمن نے برطانیہ کی تین آبدوزیں غرق کر دی ہیں۔ ان میں سے ایک کے عملہ کی تو لاشیں بھی مل گئی ہیں۔ مگر باقی دو کے متعلق جرمن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ جرمنوں کی قید میں ہیں۔

**دہلی** ۴ فروری۔ کل یا پرسوں گاندھی جی مسٹر جناح سے ملاقات کریں گے۔ آج سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب ان سے ملے۔ اور ایک بیان جاری کیا۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ آج جب میں گاندھی جی سے ملا تو انہوں نے کہا۔ کہ وہ سیاسی بات چیت کرنے کے لئے ہر وقت مسٹر جناح سے ملنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو ابھی مل سکتے ہیں۔ جب اس بات کی اطلاع مسٹر جناح کو دی گئی۔ تو انہوں نے کہا وہ بھی گاندھی جی سے گفتگو کرنا پسند کرتے ہیں۔ وہ جس وقت اور جہاں چاہیں۔ وہاں ملنے کے لئے تیار ہوں۔ سر سکندر حیات آج واپس لاہور جانا چاہتے تھے۔ مگر انہوں نے جانا ملتوی کر دیا۔

**دہلی** ۴ فروری۔ مسٹر فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان جاری کیا جس میں کہا۔ کہ میں نے اگلے ہفتہ کو اپنے مکان پر پندرہ پندرہ ہندو اور پندرہ پندرہ مسلمان نمائندگان کو باہمی سمجھوتہ کے لئے بلایا ہے۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ جب تک سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ میز سے نہ اٹھوں۔ مسٹر فضل الحق آج کلکتہ واپس چلے گئے ہیں۔

**دہلی** ۴ فروری۔ آج تیسرے پہر مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ختم ہو گیا ورکنگ کمیٹی نے ایک آئینی کمیٹی تجویز کی ہے۔ جو سر سکندر حیات خان۔ مسٹر جناح سیٹھ ہارون۔ اور نواب لیاقت علی خان پر مشتمل ہے۔ اس کمیٹی کے فروری کے آخر تک جلسے ہونگے جن میں ایک سکیم تیار کی جائے گی۔

**کلکتہ** ۴ فروری۔ بنگال کے وزیر خزانہ نے وائسرائے ہند اور گاندھی جی کی ملاقات کے متعلق ایک بیان دیا ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ یہ ضروری ہے کہ دونوں ممالک کے نمائندوں میں اب ضرور سمجھوتہ ہو جائے۔ کیونکہ اب اگر ناکامی ہوئی۔ تو پھر برسوں سمجھوتہ نہ ہو سکے گا۔ یہ دونوں نمائندے ایسے ہیں۔ جو اپنے ملکوں کی نمائندگی کا حق رکھتے ہیں اور جن کی نیت پر کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ پھر اختلافات اتنا کم رہ گیا ہے کہ ایک دو سال پہلے خیال میں بھی نہ آ سکتا تھا۔

**دہلی** ۴ فروری۔ یو۔ پی کی ہندو مہاسبھا کے سکرٹری نے وائسرائے ہند کو تار دیا ہے کہ ہندو اسی فیصلہ کو مانیں گے جسے ہندو مہاسبھا کے پریذیڈنٹ صاحب پوری طرح قبول کر لیں گے۔

**لنڈن** ۴ فروری۔ مغربی محاذ میں دریائے رائن کے دونو طرف پیدل فوجیں ایک دوسرے پر گولیاں چلاتی رہیں۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے ہوائی سرگرمیاں ٹھنڈی پڑی ہوئی ہیں۔

معلوم ہؤا ہے کہ جاپانیوں نے چین کی ایک ریلوے لائن کو اڑا دیا ہے۔ جس کے ذریعہ جنرل چیانگ کائی شیک کو فوجی سامان اور بارود وغیرہ بھیجا جاتا تھا۔ چینی اسے دوبارہ مرمت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

**پشاور** ۳ فروری۔ آج صبح نو بجے ایک قبائلی گروہ نے بنوں سے ۴½ میل کے فاصلہ پر ٹوچی کو جانے والی تین لاریاں روک لیں۔ اور وہ تمام روپیہ لوٹ لیا۔ جو فوجیوں کو تنخواہ تقسیم کرنے کے لئے لے جایا جا رہا تھا۔ ایک لاری کو آگ لگا دی۔ ایک ہندو کو اغوا کر لے گئے۔ اور دو کو گولیوں سے ہلاک کر دیا

**بمبئی** ۴ فروری۔ گاندھی جی نے لکھا ہے کہ گو مسٹر بوس کے ساتھ میرے اختلافات ہیں۔ اور کانگرس نے ان پر پابندیاں بھی عائد کر رکھی ہیں۔ لیکن اگر وہ عدم تشدد کی جنگ میں رہنمائی کریں۔ تو مجھے اپنے ساتھ پائیں گے۔

**لاہور** ۳ فروری۔ رائے بہادر بلی رام آف ڈیرہ اسمٰعیل خان کے قتل کا پولیس نے سراغ لگا لیا ہے۔ دو ہندو اس سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں۔ جس پستول سے قتل ہؤا تھا۔ وہ بھی برآمد کر لیا گیا ہے۔ یہ کوتوالی سے سو گز کے فاصلہ پر زمین میں دبا ہؤا ملا ہے۔

**نیویارک** ۳ فروری۔ سابق قیصر جرمنی نے لکھا ہے کہ متی رب یا رٹیول کو چاہیئے۔ کہ فوراً جنگ بند کر دیں۔ اور فن لینڈ کی امداد کریں۔ اہل فن لینڈ نے غیر معمولی بہادری کا ثبوت دیا ہے۔ اور روسیوں کا بھرکس نکال دیا ہے۔ اور اس وجہ سے دنیا میں صلح کی خواہش بڑھ گئی ہے۔

**دہلی** ۳ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے اس ریزولیوشن کا نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ شملہ شہر سنٹرل گورنمنٹ کے ماتحت کر دیا جائے۔

**لنڈن** ۴ فروری۔ سرکاری حلقوں کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ روس اور برطانیہ کے تعلقات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ جیسے تعلقات پہلے تھے۔ ویسے ہی اب ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

# حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

## ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر پنجاب کا شکریہ کا خط

پچھلے دنوں ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر پنجاب گورداسپور تشریف لائے۔ تو جنگی اغراض کے لئے ضلع گورداسپور کی طرف سے ڈپٹی صاحب گورداسپور نے ۱۷ ہزار کی رقم ان کی خدمت میں پیش کی۔ جس میں سے سب سے بڑی رقم حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ حضور نے پانچ سو روپیہ اپنی طرف سے اور ایک ہزار جماعت احمدیہ کی طرف سے عطا کیا تھا۔ اس کے متعلق ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کی طرف سے حضور کی خدمت میں شکریہ کی جو چٹھی موصول ہوئی۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بخدمت حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان

ڈیر مرزا صاحب

میرے گزشتہ دورہ گورداسپور کے موقعہ پر آپ نے جنگ کے امدادی فنڈ میں اپنی طرف سے اور اپنی جماعت کی طرف سے جو معقول رقم دی تھی۔ اس کے متعلق میں یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں۔ کہ آپ اس مدد کے لئے میرے تشکرانہ جذبات جماعت تک پہونچا دیں۔

ایچ۔ ڈی۔ کریک گورنر پنجاب

## الفضل کا جوبلی نمبر مفت حاصل کریں

الفضل کا جوبلی نمبر جو خلافت ثانیہ کے عہد مبارک کے متعلق بیش بہا مضامین اور ایمان افروز مضامین کا مرقع ہے۔ اور جس میں تین درجن کے قریب فوٹو بھی ہیں۔ ان احباب کو مفت دیا جائے گا۔ جو الفضل کے مستقل خریدار بنیں گے۔ جو احباب جوبلی نمبر مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ آج ہی قیمت ارسال کر کے یا وی پی کی اجازت دے کر الفضل کے خریدار بن جائیں۔

الفضل کا جوبلی نمبر غیر احمدی اور غیر مبایع اصحاب میں تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ جو اصحاب ان لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے متعدد پرچے منگائیں گے ان سے نصف قیمت یعنی چار آنے فی پرچہ علاوہ محصولڈاک لی جائے گی۔ مینیجر الفضل

## گرانٹ حاصل کرنیوالی انجمنوں کو ضروری اطلاع

گرانٹ حاصل کرنے والی جماعتوں کے متعلق امسال صدر انجمن احمدیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ کسی گرانٹ حاصل کرنے والی انجمن کو اس وقت تک گرانٹ نہ دی جائے۔ جب تک کہ وہ ماہوار لازمی چندوں کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص کم از کم اسی فی صدی کی نسبت سے ادا نہ کرے۔

صدر انجمن کے اس فیصلہ سے اگرچہ گرانٹ حاصل کرنے والی جماعتوں کو علیحدہ طور پر بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ لیکن اخبار الفضل میں اعلان کر کے بھی مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ حصول گرانٹ کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ماہوار لازمی چندوں کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص بھی کم از کم اسی فی صدی کی نسبت سے پورا کیا جائے۔ ورنہ گرانٹ نہ مل سکے گی۔

ناظر بیت المال

## جاوا میں احمدیت کی روزافزوں ترقی

مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل سماٹری مبلغ متعینہ گارت (جاوا) ۲۲ جنوری کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔

گارت سے بارہ میل کے فاصلہ پر سمارنگ قصبہ میں بفضلہ تعالیٰ ایک نئی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مخالفت سخت ہے۔ احمدیوں کو قصبہ کی مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ حالانکہ اس کے بنانے میں ہمارے احباب کا بھی حصہ ہے۔ اس مخالفت کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ اب احمدیوں نے اپنی مسجد بنالی ہے۔ اور علاوہ پنجگانہ نمازوں کے جمعہ بھی اس میں پڑھتے ہیں۔ اس علاقہ میں جمعہ کی نماز کسی جگہ پڑھنے کی اجازت ذرا مشکل ملتی ہے۔ کیونکہ ڈچ گورنمنٹ نے ایک محکمہ جس کو RAAD-AGAMA کہتے ہیں قائم کیا ہوا ہے۔ کوئی فرقہ الگ جمعہ پڑھنے کا مجاز نہیں جب تک اس محکمہ کو اطلاع نہ دی جائے۔ اگرچہ قانون میں یہ نہیں ہے۔ کہ اجازت لینی ہوگی بلکہ صرف اطلاع دینی ہوگی۔ مگر چونکہ اس محکمہ میں جو علماء کام کرتے ہیں۔ وہ ہمارے سخت مخالف ہیں وہ قسم قسم کی روکاوٹیں ڈالتے رہتے ہیں۔ ایک دفعہ پہلے جب ہم نے R.A کو اطلاع دی۔ کہ سمارنگ کے احمدی اپنا علیحدہ جمعہ پڑھنا چاہتے ہیں تو حاکم ضلع نے مجھے بلا کر کہا۔ ہم اجازت تو دیتے ہیں۔ لیکن اگر فساد ہو جائے تو کون ذمہ دار ہوگا۔ میں نے کہا کہ میں اس بات کا ذمہ لیتا ہوں کہ احمدیوں کی طرف سے فساد نہ ہوگا۔ غرض ان سے میری بہت لمبی گفتگو ہوئی۔ آخر وہ سمجھ گئے۔ مگر کہا یہ جمعہ نہ پڑھنا (یہ گفتگو جمعرات کے روز تھی) اگلا جمعہ پڑھیں۔ میں لوگوں کو سمجھا دوں گا۔ کہ وہ احمدیوں کو کچھ نہ کہیں۔ میں نے ان سے کہا یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ پھر وہ لوگ جو احمدیت کے قریب ہو گئے ہیں۔ اس بات کو معلوم کرنے کے بعد کہ حاکم ضلع نے احمدیوں کو جمعہ پڑھنے سے روکا ہے۔ خوف زدہ ہو جائیں گے۔ مزید برآں دشمنوں کو ایک اور فتنہ بپا کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ کیونکہ قصبہ میں مشہور ہو چکا ہے کہ کل احمدی اپنا جمعہ الگ پڑھیں گے۔ اگر کل ہمارا جمعہ نہ ہوا تو اس سے احمدیت کو صدمہ پہونچے گا۔ اور اس علاقہ میں ہماری تبلیغ کے راستوں میں بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ آخر انہوں نے اجازت دے دی۔ اب بفضلہ تعالیٰ سمارنگ میں احمدیت ترقی کر رہی ہے۔ اگرچہ مخالف علماء کی طرف سے مخالفت سخت ہے۔ لیکن لوگ ہماری باتوں کو غور سے سنتے ہیں۔ ہر جمعہ خطیب خطبہ پڑھنے کے واسطے گارت سے بھیج دیا جاتا ہے۔

اس عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر احباب نے آٹھ دنبے کی قربانی کی۔ جن کا گوشت فقراء و مساکین میں تقسیم کیا گیا۔ پیغامیوں کے غلط پروپیگنڈا کے مقابلہ کے لئے "ایک غلطی کا ازالہ" کا ترجمہ ملایا زبان میں کیا گیا ہے۔ اس کی اشاعت مکرم سید شاہ محمد صاحب نے پروکرتو سے کی ہے۔ اب ایک رسالہ خاتم النبیین کے بارے میں ہمارے ایک مخلص احمدی میری ہدایت کے ماتحت ڈچ زبان میں لکھ رہے ہیں۔ یہ رسالہ انشاء اللہ پیغامیوں کے غلط پروپیگنڈا کا سدباب ہوگا دعوۃ الامیر کا بھی ترجمہ کر رہا ہوں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ـــــــ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ھُوَ النَّاصِرُ — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

# مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ سال ششم کے وعدوں کے لکھوانے کی مدت قریب الاختتام ہے۔ یہ سال دس سالہ تحریک کے نصفِ آخر کا پہلا سال ہے۔ اس لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور احباب کو چاہیئے۔ کہ اس وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے خاص توجہ سے نئے وعدے کرنے اور سابق وعدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ:۔

۱۔ آپ لوگوں نے خلافت جوبلی کی تقریب منا کر اور احمدیہ جھنڈے کی تجویز کر کے خدمتِ اسلام کا ایک نیا عہد کیا ہے۔ جو آپ کے مونہہ نے کہا۔ آپ کا عمل اس کے مطابق بلکہ اس سے بڑھ کر ہونا چاہیئے:۔

۲۔ دُنیا اس وقت ایک خطرناک جنگ میں مبتلا ہے جس کے اسباب مادی ہیں۔ ایک مومن کو ان لوگوں کی قربانیوں کو دیکھ کر غیرت میں آنا چاہیئے۔ اور اُن سے بڑھ کر قربانیوں کا نمونہ دکھانا چاہیئے:۔

۳۔ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں پڑتا۔ بلکہ آگے پڑتا ہے۔ ہر وُہ شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اس کا ایمان اس سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وُہ اس سے زیادہ وعدہ کرے اور زیادہ عمدگی سے ادا کرے۔ اور جس نے پہلے وعدہ نہیں کیا۔ یا ادا نہیں کیا۔ اس کا ایمان تقاضا کرتا ہے۔ کہ وُہ اب وعدہ کرے۔ یا پہلے وعدہ کو جلد سے جلد پورا کرے۔

۴۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وُہ اس تحریک میں حصہ لے کر اشاعتِ اسلام کی مستقل عمارت کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور جو خدا کے لئے گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے دُنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے:۔

۵۔ ہماری اولادیں خُدا انہیں نیک کرے، ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے لئے بُری یادگار ہوں۔ لیکن یہ یادگار وُہ ہے۔ کہ ہمیشہ ثواب اور عزت کا موجب ہوگی۔ اور بعید نہیں۔ کہ اس یادگار کے طفیل اللہ تعالےٰ ہماری اولادوں کو بھی نیک ہی رکھے:۔

۶۔ پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس امت پر یہ دن پھر نہ آئیں گے:۔

۷۔ آج خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔ کل خدا جانے کیا حال ہوگا۔ پس ہمت کرو۔ اور اس عظیم الشان تحریک میں ہمت سے بڑھ کر حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کرو۔

۸۔ یہ نہ انتظار کرو۔ کہ دوسرے آگے بڑھیں۔ تو قدم اٹھاؤ گے۔ اگر آپ کے عہدہ دار سُست ہیں۔ تو خود ہی وعدہ لکھ کر بھجوا دیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ تاکہ دوسروں کے ثواب میں بھی حصہ دار ہو جائیں:۔

۹۔ تحریک جدید کے عہدہ داروں کو اپنی ذمہ واری کا احساس چاہیئے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنی زندگی کے ایام میں سے ان چند ایام کو تو خدا تعالےٰ کے لئے وقف کر دیں:۔

۱۰۔ یاد رہے۔ کہ وعدہ لکھوانے کی آخری مدت ہندوستان کے لئے ۱۵ فروری ہے۔ اور وعدہ ڈاک میں ڈالنے کی آخری مدت ۱۷ فروری ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو:۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد

137

شیخ مصری صاحب کے رسالہ "ذریت مبشرہ" کا مکمل جواب

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کثرتِ اولاد کا وعدہ الٰہی



(۱)

## مصری صاحب غیر مبایعین کے استاد

غیر مبایعین کے اخبار "پیغام اسلام" میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کے رسالہ "ذریت مبشرہ" کے طبع ہونے سے پہلے اس کی بہت تعریف کی گئی تھی۔ اور اب اس کے ملنے کا پتہ "دار الکتب اسلامیہ بلڈنگس لاہور" بتایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ غیر مبایعین اس رسالہ کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ اور اسے اپنے مقاصد کے لئے مفید سمجھتے ہیں "پیغام اسلام" کے ریویو سے تو واضح ہو رہا ہے۔ کہ آج تک اکابر غیر مبایعین حتیٰ کہ مولوی محمد علی صاحب بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد ان اللّٰہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین کی کوئی تاویل نہ کر سکے تھے۔ اور اب مصری صاحب کے بیان سے ان کو ایک قیمتی چیز ہاتھ آئی ہے۔ "پیغام صلح میں لکھا ہے۔ "اس مسئلہ کے استاد جناب شیخ صاحب مصری موجود ہیں"۔ (۲ جنوری ۱۹۴۰ء) غیر مبایعین کو "استاد" کی ضرورت تھی۔ اور مصری صاحب کو شاگردوں کی۔ اب دونوں کی ضرورت پوری ہو گئی۔ مصری صاحب جب تک "قادیانی" تھے۔ غیر مبایعین کی نظر میں عالم بھی نہ تھے۔ مگر جونہی انہوں نے غیر مبایعین کی طرف رخ کیا۔ فوراً "استاد" بن گئے۔ اس "استادی شاگردی" پر اڑھائی سال گزر گئے ہیں۔ مگر معلوم نہیں ہو سکا مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں غیر مبایعین اور مصری صاحب میں کیا سمجھوتہ ہوا ہے۔ اور کفر و اسلام کے متعلق دونوں فریق کے نظریہ میں کیونکر اتفاق ہوا۔ بہر حال غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت مبشرہ کے مسئلہ میں مصری صاحب کو اپنا استاد مان لیا ہے۔ گویا اس باب میں مخالفین کی طرف سے جو زیادہ سے زیادہ کہا جا سکتا ہے وہ مصری صاحب کے رسالہ "ذریت مبشرہ" میں آگیا ہے۔ مصری صاحب آجکل صرف اسی شغل کے لئے فارغ بھی ہیں۔ ۱۹۳۹ء کی ساری محنت اور دیرینہ کاوشِ طبع کا سارا نتیجہ یہی ۹۰ اٹھانوے چھوٹے صفحات کا رسالہ ہے۔ جس میں سے حشو و زوائد کو الگ کرنے کے بعد بیس پچیس صفحات سے زائد کا مواد نہیں۔ غیر مبایعین اور مصری صاحب کے اس مایۂ ناز رسالہ کا جواب آئندہ صفحات میں دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ چونکہ ہدایت دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ وہی دلوں پر تصرف رکھتا ہے۔ اس لئے میں اس رسالہ کا جواب شروع کرنے سے پیشتر اسی عالم الغیب والشہادۃ سے التجا کرتا ہوں۔ کہ اسے موثر اور مفید بنائے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

### کثرت نسل کا وعدہ الٰہی

"میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار"
(حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے فرستادہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء قرار دیا ہے۔ دشمنوں نے کہا کہ یہ شخص مفتری ہے خدا پر جھوٹ باندھنے والا ہے۔ تباہ ہو جائیگا اس کا نام و نشان مٹ جائیگا۔ بے اولاد مرے گا۔ یہ کہنے والے ہندو اور عیسائی بھی تھے۔ اور نام نہاد مسلمان بھی۔ موخر الذکر گروہ کے بعض لوگوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتر قرار دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان شانئک ھو الابتر و تعالت گواہ ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس پہلو سے بھی مخالفین کو سراسر مغلوب اور اپنے فرستادہ کو نمایاں طور پر غالب کر دکھایا ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ اسے علامت صدق قرار دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مطہر اولاد کے وعدے کئے اور ان کو پورا فرمایا۔ جس سے دشمنانِ حق پر حجت قائم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو خبر دی۔ کہ تیری ذریت قیامت تک باقی رہے گی۔ اور وہ خدا کی برکات حاصل کرنے والی ہو گی۔ اس جلیل القدر خبر کا یوماً فیوماً ظہور ہو رہا ہے۔ اور رہتی دنیا تک ہوتا رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(الف) "(اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے پاک ہے وہ خدا جو بہت برکتوں والا اور بہت بلند ہے اس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا۔ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور اب سے سلسلہ تجھ سے شروع ہو گا۔ اور دنیا میں تیری نسل پھیلے گی۔ اور قوموں میں تیری شہرت ہو جائیگی۔ اور خاندان کی عمارت کا پہلا پتھر تو ہو گا۔ خدا ایسا نہیں ہے۔ کہ تجھے چھوڑ دے جب تک پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلائے۔ اور خدا اپنی ہر ایک بات پر غالب ہے۔ مگر اکثر لوگ خدائی طاقتوں سے بے خبر ہیں۔ ان پیشگوئیوں میں بہت سی نسل کا وعدہ دیا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کو دیا تھا۔ چنانچہ اس وعدہ کی بنا پر مجھے یہ چار بیٹے دیئے۔ جواب موجود ہیں"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۴-۶۵)

(ب) الہام ینقطع اٰباءک ویبدء منک کے ذکر میں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔ "اس پیشگوئی میں جس کثرت نسل کا وعدہ تھا اس کی بنیاد بھی ڈالی گئی۔ کیونکہ اس پیشگوئی کے بعد چار فرزند نرینہ اور ایک پوتا اور دو لڑکیاں میرے گھر میں پیدا ہوئیں۔ جو اس وقت موجود نہ تھیں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۳)

(ج) "خدا تعالیٰ اپنی پاک وحی میں وعدہ دیتا ہے۔ اور مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اب یہ خاندان اپنا رنگ بدل لے گا اور اس خاندان کا سلسلہ تم سے شروع ہو گا اور پہلا ذکر منقطع ہو جائے گا۔ اور اس وحی الٰہی میں کثرت نسل کی طرف بھی اشارہ ہے یعنی نسل بہت ہو جائیگی"۔ (تذکرہ صفحہ ۵۷۶ حاشیہ)

(د) "سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان (خاندان سادات) کی لڑکی میرے نکاح میں لائے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلائے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا۔ اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندانوں کی ماں ہو گی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاول کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے، کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے"۔
(تریاق القلوب صفحہ ۶۵)

ان اقتباسات سے ثابت ہے کہ (اول) اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابراہیم قرار دیکر آپ سے وعدہ فرمایا کہ "اب سے سلسلہ تجھ سے شروع ہو گا۔ اور دنیا میں تیری نسل پھیلے گی اور قوموں میں تیری شہرت ہو جائے گی"۔ (دوم) اس نئے مقدس خاندان کی تعمیر کے لئے اللہ تعالیٰ نے "بنیادی پتھر" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرار دیا۔ الہام ینقطع اٰباءک ویبدء منک اس پر دلالت کر رہا ہے (سوم) کثرت نسل کے علاوہ خدا کا یہ بھی وعدہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا۔ اور اس خاندان کو تمام جہان کی مدد کے لئے قائم رکھیگا۔ (چہارم) اس نیک ذریت کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زوجیت کے لئے منتخب فرمایا (پنجم) اس مبارک تعلق کی علت غائی یہ تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلائے (ششم) اللہ تعالیٰ نے اپنے مندرجہ بالا وعدوں کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین علیہما السلام کو جو اولاد عطا فرمائی۔ وہ آئندہ کثرت نسل کے لئے بمنزلہ بنیاد ہے۔ ...فرض ... (باقی)

# غیر مبایعین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منذر الہامات



از ابو البرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

## منافقین کا گروہ

خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت چلی آتی ہے۔ کہ جب کوئی رسول مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کے ذریعہ تین حالتوں کے لوگ ظاہر ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اخلاص کے ساتھ ایمان لاتے۔ اور عملی نمونہ کے ساتھ حق کو قبول کرتے ہیں۔ دوسرے وہ جو کفر صریح سے انکار کرنے والے ہوتے ہیں۔ تیسرے نفاق کی بیماری کے مریض۔ جو بظاہر تو مومنوں میں ملے جلے رہتے ہیں۔ لیکن ان کے دل میں مخلصانہ ایمان نہیں پایا جاتا۔ اور جس طرح مخلص مومنوں کا ایمان اور اخلاص ان کے اعمال اور قربانیوں کے ذریعے وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ اور کافروں کا کفر عملی مخالفتوں اور عداوتوں سے ظہور میں آتا رہتا ہے۔ اسی طرح منافقوں کا نفاق بھی منافقانہ علامات کے ذریعہ وقتاً فوقتاً اپنا ثبوت دیتا رہتا ہے۔ اور جس طرح نیکی ایک فطرتی حالت ہے۔ جیسے صحت اور بدی غیر فطری جیسے جسمانی بیماری جو صحیح علاج کرنے سے اچھی بھی ہو جاتی ہے۔ اور بد پرہیزی۔ اور بے احتیاطی سے بڑھ بھی جاتی ہے۔ اسی طرح کفر اور نفاق کی حالت ہے کہ علم صحیح اور ایمان اور اعمال صالحہ سے تبدیل ہو کر کامل روحانی اور اخلاقی درستی کی حالت اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض دفعہ ایک کافر اور منافق مومن مخلص اور ایک مومن کافر اور منافق ہو سکتا ہے۔ اور جس طرح ایمان اور کفر انفرادی اور شخصی حیثیت کے علاوہ اجتماعی صورت میں بھی پایا جاتا ہے۔ اسی طرح نفاق بھی علاوہ انفرادی اور شخصی حیثیت کے ایک ٹولی کی صورت اختیار کر لیتا ہے اگر کافروں کا وجود خدا تعالیٰ کے سلسلہ کا بیرونی دشمن ہوتا ہے۔ تو منافقوں کا وجود اندرونی دشمن۔ اور اگر کافر لوگ باہر سے اپنے حملوں سے سلسلہ حقہ کی تباہی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ تو منافقین اندر سے حملے کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے سلسلہ کا بیرونی اور اندرونی دونوں طرح کے دشمنوں سے محفوظ رہ کر پھر ترقی پر ترقی کرتے جانا یہ خدا تعالیٰ کے زبردست اور قوی نشانوں میں سے ایک اعجازی نشان ہوتا ہے۔ اور اتمام حجت کا دوہرا حربہ۔ جو دو دھاری تلوار کی طرح اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے ظاہری اور باطنی منصوبوں کو کاٹتا ہے۔ اور غور کرنے والوں کے لئے خدا کی اس طرح کی نصرت جو سلسلۂ حقہ کی حفاظت اور ترقی کے لئے ظاہر ہوتی ہے۔ دل میں ایمان اور آنکھوں میں نور پیدا کرتی ہے

## منافقین کے گروہ کا وحی کے ذریعہ علم

پھر خدا کے رسول جن کے ذریعے خدا تعالیٰ اپنے سلسلہ کی بنیاد قائم کرتا ہے۔ انہیں جس طرح کفار کے حق میں وحی کے ذریعہ ان کے منصوبوں اور ان کی ناکامیوں کے متعلق علم دیا جاتا۔ اور مومنوں کی بشارتوں اور کامیابیوں کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا کی وحی میں اس تیسرے گروہ یعنی منافقین کی نسبت بھی خدا کی وحی کے ذریعے علم دیا جاتا ہے۔ اور جس طرح خدا کے رسولوں کے وقت یہ منافق گروہ کافروں اور مومنوں کے بین بین ایک تیسری راہ پیدا کرتا ہے تا اس سے کافروں اور مومنوں دونوں فریقوں سے تعلق رکھنے سے دنیوی مفاد۔ اور نفسانی اغراض حاصل کرتا رہے اسی طرح رسولوں کے خلفاء کے وقت ان کی مخالفت میں یہ گروہ خصوصیت سے حصہ لینے والا ہوتا ہے۔ اور رسولوں کی طرح خلفاء کو بھی کافروں۔ اور منافقوں دونوں طرح کے لوگوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جس طرح خدا کے رسول خدا کی نصرت کے زبردست ہاتھ سے مدد پاتے رہتے ہیں۔ اسی طرح خلفاء کے ساتھ بھی خدا کی نصرت کا ہاتھ ہر مشکل کے وقت ان کی مدد کرتا ہے۔ اور حفاظت کے ساتھ ان کے لئے ترقیات کی راہیں کھولتا ہے:۔

## دورِ جدید

آج اس دورِ جدید میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعث ثانی کا دور ہے۔ اور جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ ظہور فرما ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی سنت جاریہ مستمرہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کے ذریعہ بھی مومنوں کے حق میں بشارتیں۔ اور کافروں کے حق میں عذابوں کی انذاری خبریں اور منافقوں کی منافقانہ حالتیں ذکر کی گئی ہیں۔ ذیل میں اس وحی کو اس طرح ذکر کیا جاتا ہے کہ تا ایک طرف وہ غیر مبایعین جو غلط فہمی سے محض بعض گمراہ کن غلط خیالات کا شکار ہو کر حق اور سلسلۂ حقہ کے مرکز سے دور ہونے کے ساتھ مرکزی اور جماعتی برکات سے محروم ہو رہے ہیں۔ وہ سعادت سے محروم نہ رہیں۔ دوسرے غیر مبایعین جو ابتدائے دورِ خلافت ثانیہ میں لوگوں کو فخر کے ساتھ بتایا کرتے تھے۔ کہ ۹۵ فیصدی جماعت احمدیہ کے افراد ان کے ساتھ ہیں۔ اور پانچ فیصدی میاں محمود کے ساتھ۔ انہیں معلوم ہو سکے۔ کہ خدا کی نصرت نے چند سالوں کے اندر اندر اپنا جلوہ دونوں فریقوں سے کس کے متعلق دکھایا۔ اور ترقی اور برکت کی شاہراہیں کس کے لئے کھولیں

## الٰہی سلسلہ میں منافق طبع لوگ

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی چونکہ قرآن کریم کی مظہریت میں تازہ ثمرہ طیبہ ہے۔ اس لئے اکثر فقرات وحی کے قرآنی الفاظ میں ہیں۔ چنانچہ تذکرہ صفحہ ۸۲ پر یہ وحی درج ہے۔ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ اور تذکرہ صفحہ ۸۳ پر ہے۔ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ کَمَآ اٰمَنَ السُّفَھَآءُ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ۔ یہ سورۃ بقرہ کے دوسرے رکوع کی آیات کے الفاظ ہیں جو بالاتفاق ائمہ مفسرین نے منافقین کے حق میں تسلیم کئے ہیں۔ ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ منافقوں کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ بوجہ مرض نفاق مفسد ہوتے ہیں۔ اور مخلص اور مصلح مومنوں کا ہمرنگ ہونا نہیں چاہتے۔ بلکہ مخلص مومنوں کو بے وقوف قرار دیتے ہوئے انہیں اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرتے ہیں خدا تعالیٰ منافقوں کے اس طرز عمل پر انہیں مفسد سفہا اور بے وقوف قرار دیتا۔ اور مخلصین کو آگاہ کرتا ہے کہ منافقوں کے چکمہ میں نہ آنا:۔

وحی کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ کہ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مومنوں کے اندر بعض منافقین ملے جلے رہتے تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت میں بھی بعض افراد منافق طبع پائے جاتے ہیں اور جن کا خود ایمان کے متعلق اتنا اخلاص ہیچ کہ غیر قوموں کے سامنے مخلص احمدیوں کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل منصب یعنی نبوت اور اصل تعلیم کی جو مخصوص مسائل سلسلہ سے تعلق رکھتی ہے۔ تبلیغ کو سم قاتل اور اپنے لئے باعث توہین و ذلت سمجھتے ہیں:۔



## خاص دوستوں کے متعلق منذر الہام

۲۔ تذکرہ صفحہ ۵۵۵ میں الہام ۶ رمئی ۱۹۰۶ء درج ہے۔ وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ وَعْدٌ عَلَیْنَا حَقٌّ۔ (ترجمہ) "ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات نہ کر جو ظالم ہیں۔ یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں۔ اور دنیا کے ہموم و غموم میں لگ کر دین کے پہلو سے لا پرواہ ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کروں گا۔ اور ناکامی میں مریں گے۔ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ جو نہیں ٹلے گا"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جب کہ ان کا دین مر گیا ان کی دنیا بھی مرے گی۔ ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ کہ دشمنوں کے لئے۔ پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ الہام خاص دوستوں کے لئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں۔ مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے خلاف ہے"۔

اس الہام اور اس کے متعلق خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر اور تشریح سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت کے اندر بعض ایسے لوگ بھی پائے جاتے تھے۔ جو بظاہر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص دوستوں میں شامل تھے لیکن ان کی حالت دنیا پرستی حضرت اقدس کے اصول تعلیم کے خلاف تھی۔ اور یہ سب حالات غیر مبائعین کے سرکردہ افراد سے تعلق رکھتے ہیں ان کے اکابر حضرت اقدس کے زمانہ حیات میں صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی تھے اور خاص دوستوں میں بھی شمار ہوتے تھے۔ لیکن بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مخالفت اور عداوت کی وجہ سے تمام اہل بیت کے مخالف ہو گئے۔ اور اب ان کا عقیدہ ہے۔ کہ سب کے سب اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ سب الہامی بشارتیں جو اہلبیت اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے متعلق تھیں غلط نکلیں۔ اور سلسلہ کے مرکز سے علیحدگی اختیار کر کے لاہور کی ایک مسجد کو جو مسجد ضرار کے حکم میں ہے مرکز بنایا

## کئی چھوٹے بڑے اور کئی بڑے چھوٹے کئے گئے

(۳) اصنع الفلك باعيننا و وحينا ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم " یعنی میری آنکھوں کے روبرو اور میرے حکم سے کشتی بنا۔ وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ نہ تجھ سے بلکہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے"۔

" یہی بیعت کی کشتی ہے جو انسانوں کی جان اور ایمان بچانے کے لئے ہے۔ لیکن بیعت سے مراد وہ بیعت نہیں جو صرف زبان سے ہوتی ہے۔ اور دل اس سے غافل اور روگردان ہے۔ بیعت کے معنی بیچ دینے کے ہیں۔ پس جو شخص درحقیقت اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں بیچتا نہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں۔ کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ابھی ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلا کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور بعض بدقسمت ایسے ہیں۔ کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔ پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اذن نہیں دیا جاتا۔ کہ ان کو مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۷)

اس عبارت سے جو الہام الٰہی کی تشریح میں ہے اعلام الٰہی بدقسمت بدگمانی کرنے والوں کی نسبت لکھی گئی ہے ظاہر ہے۔ کہ بدگمانی کرنے والے بعض بڑے لوگ تھے۔ جو بظاہر بیعت اور جماعت میں سمجھے جاتے۔ لیکن شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جانے سے وہ بدگمانی کی طرف دوڑنے سے باوجود بڑے سمجھے جانے کے چھوٹے ہو جانے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یعقوب بھی الہامات میں قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ تذکرہ کے صفحہ ۴۰۹ میں ہے۔ اور صدر انجمن کے ممبر جماعت کے خاص افراد تھے۔ جن میں سے سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی سب سے چھوٹے اور علاوہ احمدی اور صدر انجمن کے ممبر ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خونی رشتہ کے لحاظ سے مبشر اور موعود فرزند ہونے سے یوسف موعود اور سب سے زیادہ پیارے بھی تھے۔ اور مولوی محمد علی خواجہ کمال الدین ڈاکٹر یعقوب بیگ اور شیخ رحمت اللہ اور مولوی محمد احسن۔ اور سید محمد حسین صاحبان جنہوں نے حضرت فضل عمر یوسف موعود سے آخر میں وہی سلوک کیا۔ جو یوسف کے بھائیوں نے یوسف سے کیا۔ اور شریروں کی باتوں سے متاثر ہو کر بدگمانی سے بھر گئے۔ اور اس کی مبشرانہ زندگی کو چھپانا چاہا۔ مگر خدا تعالیٰ نے جلالت اور عزت کے ساتھ نوازا۔ حتیٰ کہ اس کے غلاموں کو بڑے بڑے دنیوی مدارج بھی عطا کئے۔

## غیر مبائعین کے متعلق اشعار

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۱۳۰ پر جنگ یورپ کے متعلق نظم میں پیشگوئی فرمائی وہاں منافقین کا بھی ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا:۔

قدرت حق ہے کہ تم بھی میرے دشمن ہو گئے
یا محبت کے وہ دن تھے یا ہوا ایسا نقار
دھو دیئے دل سے وہ پیارے محبت میں کے رنگ
پھول بن کر ایک مدت تک ہوئے آخر کو خار
جس قدر نقد تعارف تھا وہ کھو بیٹھے تمام
آ دیکھ وہ دل میں گزرا ہوں میں ان سے دل فگار
آسماں پر شور ہے پر کچھ نہیں تم کو خبر
دن تو روشن تھا مگر ہے بڑھ گئی گرد و غبار

اسی نظم میں دوسری جگہ فرمایا ہے

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

ان اشعار سے ظاہر ہے۔ کہ یہ ان لوگوں کے حق میں ہیں جو محبت کے بعد نقار کرنے والے بنے۔ اور محبت دیرین کا رنگ اختیار کرنے کے بعد اسے دل سے دھو ڈالنے والے اور ایک مدت تک پھول کی طرح بن کر آخر کار خار ہو جانے والے تھے۔ پہلے انہیں نقد تعارف بھی حاصل تھا۔ جسے وہ عداوت محمود کے باعث کھو بیٹھے۔

پھر یہ بھی کہ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کی نصرت کے لئے آسمان پر ایک شور برپا ہے۔ اور آپ کی نصرت کے نشانوں سے ایک دن چڑھا ہوا ہے۔ جس سے آپ کی خلافت حقہ کی صداقت اور حقیت بالکل واضح ہے۔ لیکن غیر مبائعین کی آنکھوں کے آگے چونکہ عداوت اور نقار کی وجہ سے گرد و غبار چھایا ہوا ہے اس لئے انہیں آپ کی روز روشن کی طرح واضح اور نمایاں شان خلافت حقہ کے انوار نظر نہیں آتے۔

## ایک امتحان کی خبر

(۵) ۱۹۰۷ء ملفوظات تذکرہ صفحہ ۶۵۰ افراد جماعت کو خطاب ہے کہ تمہارے لئے ایک امتحان مقدر ہے۔ جس کے ذریعہ تمہاری آزمائش اور تمحیص کی جائے گی۔ ۱۹۰۸ء نیز تذکرہ صفحہ ۶۵۱ پر ہے " ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے بعض چھوڑے جائیں گے"۔ ۱۹۰۸ء " کوئی درباری میرے حلقہ اطاعت سے گزرنے نہ پائے۔ کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہے گا"۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۶)

ان الہامی الفاظ میں بھی اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درباری اور خاص لوگ تھے۔ ان میں سے جو عداوت محمود کے باعث حلقہ اطاعت سے گزر کر

# چینی مسلمان اور ان کی قومی حیثیت

چین ایک وسیع ملک ہے جس میں حضرت کنفیوشس اور بدھ کے پیروؤں کے علاوہ مسلمانوں کی بھی بہت بڑی آبادی ہے۔ چنانچہ چین کی کل آبادی چالیس کروڑ ہے جس میں تین کروڑ مسلمان آباد ہیں مسلمان زیادہ تر چین کے شمال مغربی حصہ میں آباد ہیں۔ ان کی تعداد زیادہ تر صوبجات شنسی۔ کانسو۔ ننگسیا۔ سچوان اور سنکیانگ میں ہے۔ ان علاقوں میں سے۔ ننگسیا۔ شمالی کانسو اور چنگھائی پر مسلمان حاکم حکمران ہیں۔ یہ حاکم خاندان ما کے مشہور جرنیلوں میں سے ہیں۔

ان علاقوں کو اس وجہ سے بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ کہ چین اور سنکیانگ کے درمیان جو شاہراہ ہے۔ وہ ان میں سے ہو کر جاتی ہے۔ اور سوویٹ روس میں آمدورفت کا بھی یہی دروازہ ہے۔

جاپان اور چین کی جنگ میں چینی مسلمانوں نے اپنے ملک کی بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور اپنے دوسرے ہم وطنوں کے دوش بدوش جاپانیوں کا مقابلہ کیا اور کر رہے ہیں۔ جنرل چیانگ کائی شک نے جاپانی حملہ کے بعد جہاں ملک کے کمیونسٹوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ وہاں اس نے چین کی مسلمان آبادی کی خدمات بھی حاصل کیں۔ مسلمانوں نے نہایت شاندار فوجی خدمات سرانجام دیں۔ اور چین کو غنیم کے چنگل سے بچانے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ شمال مغرب میں چینیوں کی یلغار کو جس طاقت نے نہایت پامردی سے روکا۔ وہ مسلمانوں کی ہی طاقت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ۔ نانکنگ کی تسخیر کے بعد حکومت چین نے جس صوبہ کو اپنے لئے دارالحکومت کے طور پر منتخب کیا۔ وہ وہی صوبہ ہے جس میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد آباد ہے۔

چین کی سرزمین چھٹی صدی مسیحی میں اسلام سے روشناس ہوئی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب کہ ترکوں کی طاقت پورے عروج پر تھی۔ اور سلاطین چین ان کی طاقت کا لوہا مانتے تھے۔ بہت سے عرب تجار چین میں گئے۔ اور تجارت کے ساتھ اسلام کا پیغام بھی لوگوں کو پہونچایا ان تبلیغی مساعی کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ بہت سے چینیوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ساتویں صدی کے ابتدائی حصہ میں عرب تاجروں کی کوشش سے کینٹن اور بعض دوسرے مقامات پر مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ گو چینیوں کی طرف سے مزاحمت بھی ہوئی مگر اسلام کا پودا چین میں عربوں کی مساعی سے اچھی طرح گڑ گیا۔ خاندان تنگ کے بادشاہوں کے وقت میں شمال مغربی راہوں سے مسلمانوں کی آمد بڑھ گئی۔ چنانچہ نویں صدی کے آغاز تک جب خاندان تنگ کے شہنشاہ نے ملک میں بغاوت کو فرد کرنے کے لئے عربوں کی امداد طلب کی۔ تو اسلام نہایت مضبوطی کے ساتھ چین میں قدم جما چکا تھا۔

چینی مسلمان اور چین کی دوسری آبادی صدیوں کے باہم میل جول کے باعث عادات واطوار میں ایک دوسرے سے زیادہ مختلف نہیں۔ مسلمان کا لباس وہی ہوتا ہے جو بدھ چینی کا ہے۔ صرف اتنا فرق ہے۔ کہ مسلمان گول سفید ٹوپی پہنتے ہیں۔ اور خاص مواقع پر ترکی ٹوپی کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ تحریر اور تقریر میں مسلمان چینی زبان استعمال کرتے ہیں۔ باہر سے آکر چین میں بسنے والے لوگ شکل وشباہت میں بھی چینیوں سے زیادہ مختلف نہیں رہے۔ گو ان کے چہرہ کے خدوخال میں اب تک ترکی آثار نمایاں نظر آتے ہیں۔

اس وقت مسلمانوں کی سیاسی حیثیت یہ ہے۔ کہ ان کی تین بڑی بڑی پارٹیاں ہیں۔ جن کے باہم اختلافات سے کمیونسٹ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور انہیں اشتراکی پراپیگنڈا کا شکار بنا رہے ہیں۔ کمیونسٹوں نے مسلمان کاشتکاروں کو اپنا ہمنوا بنانے کے لئے جو وعدے دے رکھے ہیں وہ یہ ہیں۔ کہ ان کے لگان وغیرہ کو کم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ بہت سے مسلمانوں کو کمیونسٹوں نے یہ جھانسہ دے کر اپنا ہمنوا بنا لیا ہے کہ اسلامی تمدن کی حفاظت کی جائے گی۔ اور ملک میں ایک آزاد اسلامی حکومت قائم کی جائے گی۔ چنانچہ ان کوششوں کے نتیجہ میں مسلمان آبادی والے علاقوں سے ایک کمیونسٹ فوج تیار کی گئی ہے یہ فوج چین کی دوسری افواج کے شانہ بشانہ مصروف پیکار ہے۔ ایک سیاح مسٹر ایجگر سنو نے لکھا ہے۔ کہ شمال مغربی علاقہ سے مسلمان سپاہی دوسرے چینیوں کی نسبت قدآور اور قوی الجثہ ہیں۔ اس سیاح نے ان مسلمان سپاہیوں کی بارکوں کو دیکھا۔ اسے وہاں بہت سے بورڈ پوسٹر اور نقشے نظر آئے۔ جن پر جلی حروف میں یہ فقرات لکھے تھے "ماہنگ کوئی مردہ باد" (ماہنگ کوئی کانسو کا مسلمان گورنر ہے) "جاپانی ہوائی اڈوں کے قیام۔ نقشہ کشی اور ننگسیا کے حملہ کا مقابلہ کرو" "جاپان کے خلاف مسلمانوں کی اپنی مرضی فوج تیار کرو" "مسلمانوں کی اپنی آزاد حکومت قائم کرو" وغیرہ۔ جرنیل ماہنگ کوئی مسلمان گورنر کے خلاف ان لوگوں میں جو جذبات پائے جاتے ہیں۔ وہ کمیونسٹوں کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ کمیونسٹوں نے مسلمان آبادیوں کو خوش رکھنے کے لئے فوج پر بعض پابندیاں عاید کر رکھی ہیں۔ چنانچہ سپاہیوں کو حکم ہے کہ وہ کسی مسلمان کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہوں۔ کسی مسجد اور اس کے ملا کو نقصان نہ پہنچائیں۔ مسلمانوں کے سامنے سؤر اور کتا ایسے الفاظ نہ بولے جائیں۔ اسلام کو "چھوٹا مذہب" اور بدھ ازم کو "بڑا مذہب" نہ کہا جائے۔ کمیونسٹوں کی ان باتوں کا مسلمانوں پر عام طور پر اچھا اثر پڑا ہے چنانچہ وہ بے جگری سے جاپان کے خلاف نبرد آزما ہیں۔

ایک مسلمان سپاہی نے سیاح ایجگر سنو سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ "چینی اور چین کے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ہم مسلمانوں کی رگوں میں چینی خون موجزن ہے ہم سب چین کے سپوت ہیں۔ پس ہم کیوں آپس میں لڑیں۔ ہمارے مشترکہ دشمن بڑے بڑے زمیندار سرمایہ دار۔ ہمارے ظالم حکمران اور جاپانی ہیں۔ ہمارا مشترکہ مقصد انقلاب ہے"

چین کی سیاسیات میں جن مسلمان جرنیلوں اور گورنروں نے نمایاں حصہ لیا۔ اور جو چین میں وسیع شہرت رکھتے ہیں وہ خاندان ما کے افراد ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ مشہور جرنیل ما چن شان تھا۔ جو علاقہ اربگے لوق پر حکمران تھا۔ اس جرنیل کی زندگی کا ہر باب افسانہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس کو چین کا سب سے زیادہ بہادر اور جری انسان سمجھا جاتا ہے۔ ۱۸۹۵ء کے بعد وہ پہلا چینی ہے۔ جس نے جاپان کے خلاف گھمسان کی جنگ لڑی۔ اس نے پیچھے قدم ہٹاتے ہوئے دریائے لون کا ایک پل اڑا دیا اور جاپانیوں نے جب دریا کو عبور کرنے کی کوشش کی تو انہیں پسپا کر دیا۔ ایک جنگ میں جاپانیوں نے خیال کیا۔ کہ وہ مارا گیا ہے۔ لیکن ان کی حیرت کی کوئی انتہا

سیاسیات حاضرہ

# جنگ یورپ کا ایک نیا پہلو — بلقانی ریاستیں اور جرمنی

جنگ یورپ کے متعلق آج کل جو خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنی کے مدنظر ریاست ہائے بلقان اور بالخصوص رومانیہ کے متعلق کوئی خاص پروگرام ہے۔ جسے وہ عنقریب بروئے کار لانا چاہتا ہے۔ رومانیہ کی سرحد پر جرمن افواج جمع ہو رہی ہیں۔ اور تمام بلقانی ریاستوں میں یہ خبر عام ہے کہ نازی افواج رومانیہ پر حملہ کرنے والی ہیں اور رومانیہ اس وقت جرمنی کے لئے جس قدر اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ اگر ہٹلر اور دیگر نازی افسروں کے بے اصولا پن اور کج فطرتی پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو یہ امر بعید نہیں۔ رومانیہ میں پٹرول اور تیل بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی وجہ سے جرمنی کی اس پر نظر ہے۔ اتحادیوں کے لئے تو یہ آسانی ہے کہ وہ امریکہ۔ ایران بلکہ برما سے بھی تیل لے سکتے ہیں۔ لیکن جرمنی کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ کہ رومانیہ کے چشمے اس کے لئے وقف ہوں جس وقت جرمنی جنگ شروع کرنے پر تلا ہوا تھا۔ اسی وقت بعض مدبرین کا خیال تھا۔ کہ اس کا پہلا شکار رومانیہ ہوگا۔ لیکن وہ اس کے بجائے پولینڈ پر جا پڑا۔ لیکن اس کی تسخیر کے باوجود تیل کی مشکل حل نہ ہو سکی۔ کیونکہ پولینڈ کے جس حصہ میں تیل کے چشمے ہیں وہ روس کے قبضہ میں آچکا ہے۔

گو اس وقت رومانیہ کے تیل کے چشموں سے سب سے زیادہ فائدہ جرمنی ہی اٹھا رہا ہے۔ لیکن موجودہ پوزیشن ایسی ہے کہ وہ اس پر مطمئن نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ تیل نکالنے کے کاروبار میں اس وقت بہت سا روپیہ اتحادیوں بالخصوص برطانیہ کا لگا ہوا ہے۔ اور وہ اس چیز کو گوارا نہیں کرنا چاہتے۔ کہ ان کے نکالے ہوئے تیل سے جرمنی کو فائدہ پہنچے۔ گو اس وقت رومانیہ کی حکومت نے ان کو یہ جواب دیا ہے کہ اس ملک کی اقتصادی زندگی کے لئے جرمنی سے تجارتی تعلقات ضروری ہیں۔ لیکن بہرحال اتحادی سرمایہ داروں اور حکومت رومانیہ میں یہ اختلاف جرمنی کے لئے تشویش انگیز ہے۔ اور جرمنی چاہتا ہے کہ اس طرف سے اسے کامل اطمینان حاصل ہو۔

رومانیہ کے گردوپیش کے حالات بھی ایسے واقع ہوئے ہیں۔ کہ اس بارہ میں جرمنی کے لئے اپنی اس خواہش کی تکمیل کے زیادہ امکانات ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ گزشتہ جنگ میں گو ابتداءً تو رومانیہ غیر جانبدار رہا۔ مگر ۱۹۱۶ء میں اس نے اتحادیوں کے ساتھ ایک معاہدہ کر لیا۔ جس میں اس سے وعدہ کیا گیا۔ کہ اتحادیوں کی کامیابی کی صورت میں ٹرانسلوینیا اور بناٹ کے علاقے ہنگری سے کاٹ کر اس کے ساتھ ملا دیئے جائیں گے۔ اس معاہدہ کے ہوتے ہی جرمنی نے رومانیہ پر حملہ کر کے اس کا سرحدی علاقہ آسٹریا ہنگری کے ساتھ ملا دیا لیکن جب اتحادیوں کو فتح حاصل ہوئی۔ تو نہ صرف اس کا اپنا علاقہ اسے واپس دلا دیا گیا۔ بلکہ ٹرانسلوینیا کا ہنگرین علاقہ بھی اس کے حوالے کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ بلغاریہ سے ڈوبرجا کا علاقہ چھین کر اور روس سے بسیربیا کا علاقہ لے کر اسے دیدیا گیا۔ اور اس طرح اس کے قریباً تمام نواحی ممالک کے علاقے اس کے ساتھ ملا دیئے گئے۔ اب یہ کیفیت ہے۔ کہ اس طرح کی مملکت کی توسیع اس کے لئے عذاب جان بن رہی ہے۔ اور وہ چاروں طرف سے نرغہ اعداء میں گھرا ہوا ہے۔ روس اپنا علاقہ بسیربیا اس سے واپس لینا چاہتا ہے۔ ہنگری ٹرانسلوینیا اور بلغاریہ ڈوبرجا کا علاقہ مانگتا ہے۔ گویا اس کی تمام بری سرحدات دشمنوں سے گھری ہوئی ہیں۔ اور چوتھی طرف بحیرہ اسود ہے۔ پولینڈ میں سے جو علاقہ روس کے حصہ میں آیا ہے۔ اس نے اس کی سرحد کو روس سے ملا دیا ہے۔ ایک طرف جرمنی خود ہے۔ اور اس طرح گویا اسے سب طرف سے خطرات ہی خطرات ہیں۔ اور اس کی حالت بتیس دانتوں میں زبان کی مانند ہے۔ ان حالات میں جرمنی نے اس کے خلاف جس سیاسی مہم کا آغاز کیا ہے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ دلیری کے ساتھ اس کے مقابلہ کے لئے آمادہ ہو سکے گا یا نہیں۔

یہ تو ہیں جرمنی کی مخالفت سے پیدا ہونے والے امکانات۔ لیکن جرمنی کے ساتھ مل کر اسے بعض سہولتیں حاصل ہو سکتی ہیں مثلاً جرمنی روس کو اس بات پر آمادہ کر سکتا ہے کہ اس سے اپنے علاقہ کی واپسی کے لئے کوئی جھگڑا نہ کرے۔ بلغاریہ بھی جرمنی کے ساتھ ہے۔ اس لئے جرمنی کے زیر اثر آ جانے کی صورت میں اس طرف سے بھی اسے اطمینان نصیب ہو سکتا ہے۔ تیسرا رہ گیا ہنگری۔ سو اٹلی کو بلقانی ریاستوں کے اتحاد اور وہاں قیام امن سے جو دلچسپی ہے۔ اس کی وجہ سے مسولینی نے اسے آمادہ کر لیا ہے۔ کہ فی الحال اپنے علاقہ کی واپسی کا کوئی سوال کھڑا نہ کرے سو اگر رومانیہ اس وقت جرمنی کے دباؤ میں آ جائے۔ تو وہ بچ سکتا ہے۔ ورنہ اس کے لئے اپنی ہستی کو محفوظ رکھنا سخت مشکل ہے۔ لیکن اگر وہ جرمنی کے زیر اثر آ گیا۔ تو یہ پوزیشن اتحادیوں کے لئے سخت افسوسناک ہوگی۔ باقی رہ گیا۔ یہ سوال کہ جرمنی کی طرف سے حملہ کی صورت میں اتحادی رومانیہ کی امداد کریں گے سو اس کا محل وقوع ایسا ہے کہ اتحادیوں کے لئے اس کی امداد کرنا پولینڈ کی طرح زیادہ مشکل ہے۔

اگر رومانیہ جرمنی سے مل گیا۔ تو بلقانی ریاستوں میں جرمنی کا اثر و رسوخ بہت بڑھ جائے گا۔ بلغاریہ۔ اور یوگوسلاویہ پہلے ہی اس کے حامی ہیں۔ ہنگری بھی اس کے زیر اثر ہی ہے۔ باقی رہ جائے گا یونان۔ سو اسی کو حالات مجبور کر دیں گے۔ کہ اسی محاذ میں شامل ہو جائے۔ کیونکہ اس کے لئے اکیلے جرمنی کے جوڑ توڑ کا مقابلہ کرنا مشکل ہوگا۔ چند روز ہوئے خبر آئی تھی کہ ہٹلر نے رومانیہ۔ یوگوسلاویہ۔ بلغاریہ اور یونان کے سفراء کو برلن میں بلا کر ایک خاص کانفرنس منعقد کی۔ جس میں یہ پالیسی طے ہوئی ہے کہ ترکی کو برطانیہ کی دوستی ترک کرنے پر مجبور کیا جائے۔ بلقانی ریاستوں میں برطانیہ کے اثر کو زائل کیا جائے۔ اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا جائے۔ کہ غیر جانبدار رہیں۔ اور جرمنی کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم رکھیں۔ اور بلغاریہ کو بلقانی ریاستوں کے اتحاد میں شامل کیا جائے۔ جنگ کے آغاز کے وقت اٹلی نے اپنی کامل غیر جانبداری کا اعلان کیا تھا۔ مگر اب پھر چند روز سے یہ خبریں آ رہی ہیں کہ اٹلی زیادہ عرصہ تک جنگ سے علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ اور کہ مسولینی آج کل دفاعی تدابیر اختیار کرنے میں سرگرم ہے۔ اس سے بعض مدبرین قیاس کرتے ہیں۔ کہ روس جرمنی اور اٹلی جو کچھ کر رہے ہیں۔ ایک طے شدہ پروگرام کے ماتحت ہے۔ روس کو موقعہ دے دیا گیا ہے کہ وہ بحیرہ بالٹک کی ریاستوں اور فن لینڈ کو ہضم کرے۔ اور بلقانی ریاستوں کو جرمنی اور اٹلی کے حلقہ اقتدار میں رہنے دے۔ مختصر یہ ہے۔ کہ حالات سے اب نظر آ رہا ہے۔ کہ جنگ عنقریب کوئی نیا پہلو اختیار کرے گی۔

## جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب کو صدمہ

مفتی فضل الرحمٰن صاحب جو کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ ۳ فروری کو ایک ملحقہ گاؤں تونڈی جھنگلاں میں گھوڑی پر سوار ہو کر گئے۔ اور واپسی پر رات کو جب کہ بارش ہو رہی تھی۔ نہر کے پل کے پاس گھوڑی سے گر کر بے ہوش ہو گئے۔ جب خالی گھوڑی واپس آئی۔ تو مفتی صاحب کے لڑکے مفتی عبد المالک صاحب اپنے تین دوستوں کو ساتھ لے کر ان کی تلاش میں نکلے اور بہت دیر رات گئے ان کو لے کر آئے۔ مفتی صاحب کو کافی چوٹیں آئی ہیں۔ تین دانت بھی ٹوٹ گئے ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

# مجلس خدام الاحمدیہ کا انعامی علم

## کیرنگ (اڑلیسہ) کی مجلس کو کیوں دیا گیا

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر خدام الاحمدیہ کا انعامی جھنڈا مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ (اڑلیسہ) کو عطا فرمایا تھا۔ باقی مجالس کے لئے اس امر کی تفصیل خالی از فائدہ نہ ہوگی۔ کہ اس مجلس نے گذشتہ عرصہ کیا خدمات سرانجام دیں۔ جن کی وجہ سے اسے یہ امتیاز حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ اس مجلس کے اراکین کاشتکار اور غریب ہیں۔ اور خدام الاحمدیہ کے قیام کے باعث ان کو غیر احمدیوں کے ساتھ مقدمات میں بھی الجھنا پڑا۔ لیکن ان مشکلات کے باوجود انہوں نے ہر کام میں استقلال اور باقاعدگی دکھائی۔ یہ مجلس جولائی ۳۸ء میں قائم ہوئی۔ جب کہ اس کے ممبر صرف سات تھے۔ مگر اس وقت ۲۹ ممبر ہیں۔ بمشقت کا کام روزانہ نہایت باقاعدگی سے کیا گیا۔ مسجد کی مرمت کی گئی۔ کنواں کھودا۔ مسجد کا راستہ بنانے کے لئے ممبران دور دراز سے پتھر کاٹ کر لائے اور راستے میں بچھائے۔ ساری بستی کی صفائی کی۔ ایک احمدی کا مکان خود تعمیر کیا۔ ایک پبلک سکول کی مرمت کے لئے آٹھ میل دور سے لکڑیاں کاٹ کر لائے۔ تبلیغ کے لئے ہفتہ وار مجلس کے وفود ارد گرد کے مواضع میں جاتے رہے۔ حتیٰ کہ بعض دفعہ پندرہ پندرہ میل تک بھی گئے۔ ناخواندگان کے لئے نائٹ سکول کامیابی سے چل رہا ہے۔ مقامی مدرسہ احمدیہ کے لئے ممبران چندہ کے طور پر دھان وصول کر کے لاتے ہیں۔ نمازوں کی باقاعدہ حاضری لی جاتی اور سست افراد کو پابندی کی تلقین کی جاتی ہے۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ اور ان کی تربیت کا انتظام ہے۔ صحت جسمانی کے لئے روزانہ اجتماعی کھیل ہوتے رہتے ہیں۔ اور مقابلے کرا کر انعامات بھی دیئے جاتے رہتے ہیں۔ عیادت مرضیٰ اور خدمت بیوگان کے علاوہ ایک غیر احمدی کے گھر کو آگ لگ جانے پر اسے بجھایا۔ اور اس کے گھر کی مرمت کے لئے بستی سے چندہ جمع کیا۔ ایک ممبر نے ایک ڈوبتے بچے کو بچایا۔ ازالہ بیکاری کے لئے یہ تدبیر کی گئی۔ کہ ممبران کچھ رقم جمع کر کے ہر مہینہ کسی ایک بیکار کو تجارت کے لئے دیتے رہے ہیں۔ قصوروار اراکین کو باقاعدہ سزا دی جاتی رہی۔ جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔

میں اس مجلس کے قابلِ تقلید نمونہ کو باقی مجالس کے سامنے پیش کرتا ہوا ہر ایک سے اپیل کرتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل پر استقلال۔ تسلسل اور باقاعدگی سے عمل پیرا ہو کر اپنے آپ کو اس قابل بنائے کہ آئندہ سال وہی اس شرف کے حاصل کرنے والی ہو۔ ہر مجلس مسابقت کی روح پیدا کر کے نیکی اور خیرات کی اس دوڑ میں سب سے آگے نکل جانے کی کوشش کرے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ کی رپورٹ پیش کرنے کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ اس کا کام مکمل اور بے نقص ہے۔ لیکن ہر مجلس کے لئے اس رنگ میں اس بات کا علم ضرور مفید ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اس کارگذاری سے بڑھ کر آئندہ سال میں کام کرے۔

۴ - فروری ۱۹۴۰ء مطابق ۴ - ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ھش سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ مجالس نئے سال سے نئی سرگرمی اور پورے عزم و استقلال کے ساتھ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقرر فرمودہ پروگرام پر عمل کرنا شروع کردیگی۔

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

# اعلان

حضرت اقدس کی کتب کا امتحان پاس کرنے والوں کو بذریعہ اخبار اطلاع دی گئی تھی کہ وہ اپنے نام ولدیت اور پورا پتہ بھجوادیں۔ تاکہ سندات بھجوائی جاسکیں۔ اس اعلان پر بہت سے احباب اور ۲ بہنوں کیطرف سے اطلاعات آگئی ہیں۔ اور سندات تیار ہو رہی ہیں۔ جو ہفتہ عشرہ تک انشاء اللہ بھجوادی جائینگی۔

# اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں وہ ذیل کا فارم پُر کر کے درخواست معہ تمام نقول سرٹیفکیٹ وغیرہ مصدقہ ۲۳ تبلیغ ۱۳۱۹ھش مطابق ۲۳ فروری ۱۹۴۰ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے پاس بھیجدیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کرلیں۔

خاکسار غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

## فارم درخواست امیدواری

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | نام ولدیت درخواست کنندہ | ۵ | امتحان جو پاس کئے ہیں مع سند |
| ۲ | تاریخ بیعت | ۶ | خلاصہ سندات وسفارشات |
| ۳ | تاریخ پیدائش | ۷ | صحت |
| ۴ | امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ | ۸ | کوئی اور قابلِ ذکر امر |

**شرائط**:- احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۲۸ سال ہو (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جاوے (۴) میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے (۶) اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جاسکتی ہیں۔ (۶) ڈاکٹر یا حکیم در نہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جاسکتا ہے۔ (۷) شرط ۵ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ لگائے جاسکتے ہیں۔

نوٹ:- ۱ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کیلئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔ ۲ اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی۔ اور تنخواہ کم از کم ۱۵/۰ ماہوار دیجادیگی۔ لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دیجادیگی ۳ جن امیدواروں کی درخواستیں کمیشن منظور کریگا۔ ان درخواست کنندوں کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کردی جادیگی۔ ۴ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔